زندگی بے بندگی
شرمندگی
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے، پی ایچ ڈی
ادارۂ مسعودیہ
۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی ۱۸
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

پاک ہے تو اے اللہ، تیری پاکی کی حد کو کوئی گھیر نہیں سکتا۔ تو اپنی شان میں نرالا ہے، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی شان بیان فرمائی۔ بے شک میں نے گناہ کیئے پس تو معاف فرمادے، تو تو بے پرواہ ہے، میں فقیر محتاج ہوں۔ میں تجھ سے ہر وہ چیز مانگتا ہوں جس سے تو سوال کیا جاتا ہے۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیری پناہ مانگی ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ ان پر ایسا دُرود ہو جس کو تو پسند کرتا ہے اور جس درود سے تو راضی ہوتا ہے اور ان کی آل پر بھی اسی طرح درود ہو۔

میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا، سب کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

۱ ...... اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، وہ ہم سے جو کچھ چاہتا ہے، ہمارے فائدے کیلئے چاہتا ہے، اس کی اطاعت و بندگی میں ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں، وہ فائدے سے بے نیاز ہے۔ ہر عقل مند انسان اپنا فائدہ چاہتا ہے، اس لئے دانائی یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کی جائے اور زندگی کو برباد نہ کیا جائے۔

۲ ...... دین کی باتیں عقل کے ذریعے سمجھ میں آسکتی ہیں مگر برسوں میں، صدیوں میں' کیونکہ عقل کی رفتار بہت ست ہے وحی کی رفتار اور فکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفتار بہت تیز ہے، ان کی تیزی کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ جو بات عقل صدیوں میں بتاتی ہے قرآن و حدیث لمحوں میں بتادیتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فائدہ اسی میں ہے کہ قرآن و حدیث پر عمل کریں اور بہت کم وقت میں صدیوں کے فائدے حاصل کریں۔

۳ ...... ہر حال میں متوجہ الی اللہ رہیں۔ اسی کو کارسازِ حقیقی سمجھیں۔ اس نے فرمایا ہے کہ کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں۔ جس نے اللہ کو چھوڑا' اللہ نے اس کو نہ چھوڑا۔

۴ ...... اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں اپنے محبوبوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ دعا کرو کہ مولا! ہم کو انکے نقش قدم پر چلا کہ یہی صراطِ مستقیم ہے اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے پیٹھ پھیرنے والا، ان سے روگردانی کرنے والا، ان کو کچھ نہ سمجھنے والا، صراطِ مستقیم پر نہیں۔ قرآن کریم نے اہل اللہ کے نقوشِ قدم کو صراط مستقیم سے تعبیر کیا ہے، ان کے دامن سے وابستہ رہیں کہ اللہ سے مانگنے کا انہوں نے سلیقہ سکھایا ہے۔

۵...... ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عزت دی تھی، اس کا بڑا درجہ تھا، بڑا وقار تھا مگر جس گھڑی اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے پیٹھ پھیری، آن کی آن میں ساری عزت، سارا وقار خاک میں مل کر رہ گیا اور وہ مردود ٹھہرا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ اللہ کے محبوبوں سے پیٹھ پھیر کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا توحید ہے مگر اللہ نے بتایا کہ دل میں ان کی محبتوں اور عظمتوں کو لے کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا توحید ہے۔

۶...... ہر لمحہ معیت حق کا احساس رکھیں، ایک آن غافل نہ ہوں، یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے اپنے بندے کو تنہا نہ رکھا۔ فرمایا کہ جہاں تم ہوتے ہو ہم تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ! بے آسرا کو ایسا آسرا دیا کہ اندھیروں میں اُجالا ہو گیا۔

۷...... سب کچھ وہی دیتا ہے مگر یہ اس کا کرم ہے کہ دیتا وہ ہے، مالک ہم کو بنا دیتا ہے۔ ہمارا مال، ہماری اولاد، ہماری جائیداد، ہماری زمین۔ ہمارا تو کچھ بھی نہیں، ہم بھی اپنے نہیں اُس کی امانت ہیں مگر یہ اس کی عنایت ہے کہ سب کچھ ہمارا بنا کر ہم کو مالک بنا دیا اس کی عنایتِ خاص کا ہر لمحہ شکر ادا کریں۔

۸...... دل میں اخلاص پیدا کریں، جس سے محبت کریں اللہ کیلئے کریں۔ جو نیک کام کریں معاوضے کی خواہش دل میں نہ رکھیں بلکہ محض اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کریں۔ بچوں کیلئے روزی کمائیں تو اسلئے کہ اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ بچوں سے محبت کریں تو اس لئے کہ اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم یہی ہے۔ اخلاصِ عمل کا بڑا اجر ہے۔ حدیث میں آتا ہے، جو شخص چالیس روز برابر اخلاص سے کام کرتا رہا اس کے دل سے حکمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے اسی اخلاصِ عمل سے سب کچھ پایا۔

۹...... سچی محبت اس کی ہے جو محبوب سے عوض کا طالب نہ ہو بلکہ اس کی محبت کو حاصل زندگی سمجھے۔ دنیا میں ہم انسانوں سے محبت کرتے ہیں مگر کوئی ایسا محبت کرنے والا نہ دیکھا جو اپنے محبوب سے اس کی ملکیت کا طلبگار ہو۔ محبت ایثار چاہتی ہے، محبت قربانی چاہتی ہے، محبت صرف اور صرف محبوب چاہتی ہے، تو محبوب سے محبوب کو طلب کیجئے کہ سب کچھ مل جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۱۰...... اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ایسی وارفتگی پیدا کریں کہ ہر وہ چیز اچھی معلوم ہو جو اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر میں اچھی ہو خواہ دُنیا کچھ ہی کہتی ہو اور ہر اس چیز سے بیزار ہو جائیں جس سے اللہ اور اس کا رسول بیزار ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک دیکھنے والے (تم کو دیکھ کر) یہ نہ کہنے لگیں یہ تو دیوانہ ہے۔

۱۱...... اسلئے مرید نہ ہوں کہ تجارت و ملازمت وغیرہ میں ترقی ہو اور دنیاوی مشکلات دُور ہوں، یہ بات اخلاص کے خلاف ہے۔ یہ بیعت تو نہ ہوئی، یہ تو تجارت ہوئی۔ اللہ کیلئے بیعت ہوں اور مقصود صرف یہی ہو کہ اللہ و رسول سے تعلق میں اِضافہ ہو اور سنت پر چلنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر آئے کیونکہ یہی وہ دولت ہے جو آخرت میں کام آنے والی ہے۔ اہل ہمت دُنیا کی دولت پر قانع نہیں بلکہ ہمت بلند رکھتے ہیں۔

۱۲ ...... کوشش کریں کہ برائیوں سے دُور رہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کریں۔ دنیاوی دولت میں سبقت لیجانے سے بدرجہا بہتر یہ ہے کہ اُخروی دولت میں سبقت حاصل کی جائے۔

۱۳ ...... جو اعمالِ صالحہ مولیٰ تعالیٰ نے کرائے اور جو انعامات اس نے عطا فرمائے اس پر شکر کریں اور اعمالِ صالحہ کیلئے قبولیت کیلئے دعا کریں۔ اُن کو اُس تعالیٰ کی سپردگی میں دیں تاکہ وہ ضائع نہ ہوسکیں اور جس قدر گناہ صادر ہوئے اُن سے توبہ کریں اور اگر کوئی مصیبت پیش آئی تو اس پر اجر کی اُمید کریں۔

۱۴ ...... اِسراف اور تبذیر سے بچیں اور میانہ روی اختیار کریں۔

☆ **اِسراف** یہ ہے کہ ضرورت کے وقت ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے اور **تبذیر** یہ ہے کہ بلا ضرورت خرچ کیا جائے۔ یہ دونوں فضول خرچی کی صورتیں ہیں۔ قرآن وحدیث میں اسراف وتبذیر سے بچنے کی سخت تائید کی گئی ہے مگر نیک کاموں میں خرچ کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے اور سخاوت وفیاضی کی تعلیم دی ہے۔

۱۵ ...... مال جمع کر کے نہ رکھیں بلکہ اس کو نیک راہوں پر خرچ کرتے رہیں۔ مال جمع کرنے والے اور گن گن کر رکھنے والے کیلئے قرآن میں ارشاد ہوتا ہے، تباہی ہے اس شخص کیلئے جو مال گن گن کر سینت سینت کر رکھتا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال بڑھاتے رہو۔ مال تجارت سے بھی بڑھتا ہے اور خیرات سے بھی۔

۱۶ ...... رِیا کاری سے بچیں یعنی کوئی اچھا کام دِکھا دِکھا کر نہ کریں یا اس لئے نہ کریں کہ لوگ آپ کی تعریف کریں، ایسے کام کا کوئی اجر نہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے کہ ایسا کام کرنے والا خود اپنے کام کا ذِمہ دار ہے اللہ کے ذمہ اس کا کوئی اجر نہیں۔ آخرت میں اُسی کیلئے اجر ہے جو اللہ کی رضا کیلئے کام کرے۔ احسان کی بڑی فضیلت ہے۔ غیر کی رضا کیلئے کام کرنا اور اللہ سے اجر چاہنا بڑی بے شرمی کی بات ہے۔

۱۷ ...... غرور سے بچیں، کتنی ہی دولت ہو، کتنے ہی اعلیٰ عہدے پر پہنچ جائیں عجز و اِنکساری کو اپنا شعار بنائیں۔ یہ خیال کریں کہ یہ دولت اور یہ عہدے چھین لئے جائینگے اور ہم قبر میں تنہا ہی جائینگے۔ یہ وقت آنے والا ہے۔ ایسا نہ کریں کہ پھر شرمسار ہوں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاجدارِ دو عالم ہوتے ہوئے وہ اِنکسار اختیار فرمایا کہ ہر دل کے قریب ہوگئے اور ہر دل آپ کے قریب ہوگیا۔ ہمیشہ جھک کر ملیں کہ پھل دار درخت ہمیشہ جھکتا ہے۔ بے فیض درخت اکڑا رہتا ہے پھر وہ جھکایا جاتا ہے وہ جلایا جاتا ہے۔

۱۸ ...... کبھی جھوٹ نہ بولیں حتیٰ کہ مذاق میں یا بچوں کو بہلاتے وقت بھی جھوٹ نہ بولیں' اس طرح رفتہ رفتہ جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور بچوں پر اس کے غلط اثرات مرتب ہوتے ہیں پھر وہ بھی جھوٹ بولنے لگتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے اور قرآن وحدیث میں سچ بولنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۱۹ ...... فحش گوئی اور گالی سے اپنی زبان کو محفوظ رکھیں۔ حلقۂ بیعت میں داخل ہو کر اپنی نگرانی شروع کریں اور رفتہ رفتہ اپنی سیرت کی اُن خامیوں کو دُور کریں جو سنت کے خلاف ہیں اور انسان کو داغدار بناتی ہیں، اپنی زندگی کو اللہ کے رنگ میں رنگ لیں اور اس سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اس کا بندہ ہو کر اس کے حکم کی سرتابی کرنا اور کسی دوسرے کے حکم پر چلنا آئینِ محبت کے خلاف ہے۔

۲۰ ...... کسی کی غیبت نہ کریں خواہ دوست ہو یا دشمن۔ دشمن کی غیبت کریں گے تو دوست کی غیبت کی عادت پڑ جائے گی۔ غیبت یہ ہے کہ کسی کی بری بات اس کے پیٹھ پیچھے بیان کی جائے اور اگر اس میں یہ بات سرے سے ہی نہیں تو یہ غیبت نہیں بلکہ تہمت ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کسی پر تہمت نہ لگائیں اور اپنی زبان کو تہمت طرازی سے محفوظ رکھیں۔ قرآن کریم کے مطابق غیبت کرنا ایسا ہے جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

۲۱ ...... بلا اَشد ضرورت کبھی دستِ سوال دراز نہ کریں' کوشش کریں کہ آپ کا ہاتھ اوپر رہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یعنی دینے والا ہاتھ' لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ سوال اس کیلئے حلال ہے جس کے پاس نہ پہننے کو کپڑے ہوں اور نہ کھانے کو روٹی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سوال ذِلت کی بات ہے اگرچہ والدین ہی سے کیوں نہ کیا جائے۔ سوال سے توبہ کریں اور کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ غیرت کو اپنا شعار بنائیں' اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا' اس کا وعدہ سچا ہے۔

۲۲ ...... بلا ضرورت قرض لینا اپنی عادت خراب کرنا ہے۔ جو قرض لینے میں دلیر ہو جاتا ہے پھر اس عادت کا چھٹنا مشکل ہو جاتا ہے بہتر ہے کہ جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلائے جائیں۔ تنگی وفراخی اللہ کی طرف سے ہے اگر فراخی کے بعد تنگی آئے تو ہرگز دل تنگ نہ ہو۔ بلکہ مردانہ وار تنگی کو برداشت کریں اور خُودارانہ بسر کریں۔ لوگوں کی ملامت اور لعن طعن کی ہرگز پرواہ نہ کریں، کسی کو دِکھانے کیلئے اپنے اوپر قرض کا بوجھ بڑھانا دانائی کی بات نہیں ہے بلکہ نہایت بے عقلی کی بات ہے۔

۲۳ ...... جس حال میں ہوں اللہ کا شکر ادا کریں۔ شکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری سے گھٹتی ہیں۔ اس کے فضل کو دنیا کے پیمانوں سے نہیں ناپیں۔ وہ اس سے بلند اور بہت بلند ہے۔

۲۴...... مادی اشیاء کی فراوانی کی دل میں خواہش نہ کریں۔ قرآن پاک میں ہے کہ کثرتِ مال کی خواہش نے انسان کو برباد کر دیا یہاں تک کہ وہ اپنی قبر تک پہنچ گیا۔

اپنی ضرورتوں کو اپنے قابو میں رکھیں۔ 'ضرورت' کے قابو میں خود نہ چلے جائیں اور یہ سوچیں کہ مال و اسباب کتنا بھی جمع کیا جائے بالآخر اس کو چھوڑ کر جانا ہے ہاں اگر دوسروں کی مدد کیلئے مال و اسباب جمع کریں اور حلال ذرائع سے کمائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ باعث اجر و ثواب ہے۔ اصل میں مال سے محبت ہلاکت کا باعث ہے' یہ نہ دین کا رکھتی ہے نہ دنیا کا۔

۲۵...... جب کسی کا عیب بیان کریں تو اپنے عیبوں پر ایک نظر ڈال لیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے عیبوں کو چھپایا ہے تو ہمیں شکر ادا کرنا چاہئے اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دوسروں کے عیبوں کو چھپائیں اور اگر کوئی مرحوم ہو تو اس کی اچھائیوں کے سوا کچھ نہ بیان کریں۔

۲۶...... غصہ پینا نیک کاموں میں نہایت اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی یہ بتائی کہ وہ غصہ پی لیتا ہے اور لوگوں سے درگزر کرتا ہے۔

خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بار بار ہدایت فرمائی اور خود عمل کر کے دکھایا جس کی مثال تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی۔ غصے میں انسان بہت سے غلط کام کر سکتا ہے اور کرتا ہے اس لئے اس پر قابو پانے کی ہدایت کی گئی۔ ذرا سوچیں کہ اگر آج ہم نے دوسروں کے قصور معاف نہ کئے تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور کس منہ سے اپنی بخشش و مغفرت کی التجا کریں گے۔

۲۷...... بدلہ لینا شریعت میں جائز ہے اگر کسی نے نقصان پہنچایا ہے تو اس کو اتنا ہی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے لیکن معاف کر دیا جائے تو اس سے بہتر کیا بات ہے۔ یہ طریقت ہے شریعت میں انتقام لینا جائز ہے، طریقت میں جائز نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کیلئے کبھی انتقام نہ لیا اور ہمیشہ درگزر سے کام لیا حتی کہ جنگ کے علاوہ کبھی مارنے کیلئے ہاتھ نہ اُٹھایا۔

۲۸...... نعمت چلی جائے تو جانے پر مضطرب و بے قرار نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اتنے عرصے یہ نعمت آپ کے پاس رکھی اور آپ پر کرم فرمایا۔ صبر سے کام لیں بلکہ شکر ادا کریں' مصیبت پر شکر خالص شکر ہے۔ مصیبت کو جفا نہ سمجھیں کیونکہ آزمائش کے بغیر محبت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو آزماتا ہے اور ان کی محبتوں کو راسخ کرتا ہے۔ آزمائش کے بعد عطا کا دروازہ کھول دیتا ہے اور خوب نوازتا ہے۔

۲۹...... ہمیشہ سچی بات کہیں، جھوٹ نہ بولیں، گواہی دیتے وقت اور فیصلہ کرتے وقت حق و انصاف کو سامنے رکھیں اور وہی کہیں جو سچ ہو، خواہ والدین کے خلاف ہو یا اولاد و عزیزوں کے خلاف اور مخالف و دشمن کے موافق کسی بھی مصلحت کی وجہ سے حق نہ چھپائیں۔ کوئی ہم زبان ہو، ہم وطن ہو، ہم قبیلہ ہو، ہم پیشہ ہو۔ حق و انصاف کے مقابلے میں کسی کی رعایت نہ کی جائے۔ حق و انصاف سب سے زیادہ رعایت کا مستحق ہے۔ طاقتور سے کمزور کا حق دلائیں، مظلوم کی مدد کریں۔

۳۰...... امانت و دیانت ایک ایسی خوبی ہے جو دشمن کی نظر میں بھی محترم بنا دیتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس امانت داری کا مظاہرہ فرمایا اس کا یہ اثر ہے کہ دشمنوں کی نظروں میں آپ کا اتنا وقار بڑھا کہ وہ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھوانے لگے اور امین کہنے لگے۔ قوم کی ترقی میں امانت داری بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ کسی کی بات بلا اجازت دوسرے تک پہنچانا ☆ پس پردہ کسی کی بات کان لگا کر سننا ☆ بلا اجازت کسی کا خط کھول کر پڑھنا ☆ یا کسی کی چیز ٹٹولنا۔ یہ سب باتیں امانت داری کے خلاف ہیں اور خیانت ہیں، اس سے بچیں۔

۳۱...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ اخلاق کی خوبیوں کو مکمل کر دوں۔

مزید فرمایا کہ تمہاری دولت سب کیلئے کافی نہیں تمہارے اخلاق سب کیلئے کافی ہیں یعنی انسان کتنا ہی دولت مند ہو سارے عالم کی کفالت نہیں کر سکتا برخلاف اخلاق کے کہ اس میں کچھ خرچ نہیں ہوتا سب ہی کو نوازا جا سکتا ہے۔

۳۲...... جو حسن سلوک کرنے والے کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے وہ درجۂ حیوانیت سے گرا ہوا ہے۔ جانور بھی اچھا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ ہاں جو بدخواہ اور دشمن کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے وہ انسانیت کے درجہ عالی پر فائز ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی نمونے پیش کئے ہیں، انہی نمونوں کو سامنے رکھیں۔

۳۳...... اپنے بچوں پر شفقت کریں، کوئی بچہ نکما بھی ہو تو اس کو بھی شفقت سے محروم نہ رکھیں۔ بسا اوقات نکمے بچے اچھے بچوں پر سبقت لے جاتے ہیں۔ حقیقت کا علم اللہ کو ہے۔ ہم کو کیا معلوم کون سا بچہ آگے چل کر کیا بنے گا؟ بچوں کو کبھی نہ ماریں، مارنے سے بچے کبھی دلیر اور کبھی مایوس و نا اُمید ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ ان کا ادب کریں تا کہ وہ آپ کا ادب کریں۔

۳۴...... اولاد کو چاہئے کہ والدین کی اِطاعت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اور جب والدین بوڑھے ہو جائیں تو عجز و انکساری سے ان کے آگے گردن جھکا دے اور اُف تک نہ کہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ والدین تمہاری جنت ہیں اور والدین ہی تمہاری دوزخ۔ یعنی جس نے والدین کو خوش رکھا اس نے جنت کمائی اور جس نے ناراض رکھا اس نے جنت گنوائی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے والدین نے ناراض ہو کر اس کو چھوڑ دیا، اس کی بخشش نہیں۔ اس لئے والدین کو کبھی ناراض نہ ہونے دیں، ان کی ناراضگی میں دنیا بھی تباہ اور آخرت بھی تباہ۔

۳۵...... بیوی کے ساتھ حسن سلوک میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمونہ سامنے رکھیں، آپ نے ازواجِ مطہرات کی کیسی دل جوئی اور دل نوازی فرمائی۔ اتنی ازواج کے ہوتے ہوئے اپنا کام خود کرتے تھے اوران کے ساتھ تعاون فرماتے تھے۔ تلخ باتوں کو نظر انداز فرماتے۔ ازواج کو اپنے حسن سلوک سے ایسا گرویدہ بنایا کہ انہوں نے آپ کی محبت کی خاطر دنیا کو چھوڑ دیا۔ یہ آپ کا معجزہ ہے۔

۳۶...... عزیزوں، دوستوں سے ملتے رہیں اور محبتیں بڑھاتے رہیں۔ اس کی بڑی فضیلت ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملنے جلنے پر بہت زور دیا ہے اور رشتہ داریوں کو ختم کرنے والے کیلئے وعید آئی ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر روٹھنا اور روٹھ کر بیٹھ جانا مردوں کو زیب نہیں دیتا۔ مردانگی یہ ہے کہ بڑی سے بڑی بات کو درگزر کر کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑا جائے۔ توڑنے میں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ ہاں جوڑنے میں تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے۔

۳۷...... اپنا دل صاف رکھیں بدگمانیوں سے پاک رکھیں بعض بدگمانیاں گناہِ کبیرہ ہیں۔ دل کینہ پروریوں کی جگہ نہیں، یہ عرشِ الٰہی ہے اس عرش پر محبت ہی کو جلوہ فگن ہونا چاہئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے دل میں محبت نہیں اُس کے دل میں ایمان نہیں اور تین بار فرمایا۔

۳۸...... نماز سے کبھی غافل نہ ہوں۔ فرائض وسنن کو پابندی سے ادا کریں۔ یہ نہ کریں کہ فرائض وسنن کو چھوڑ دیں اور عباداتِ نافلہ ادا کریں۔ فرائض وسنن کی ادائیگی کے بغیر عباداتِ نافلہ قابلِ قبول نہیں ہوتیں۔

۳۹...... اگر دولت ہے تو اپنی زندگی میں وارثوں کو دے دیں تا کہ وہ آپ سے اللہ کیلئے محبت کرسکیں اور آپ کی دولت کی آرزو میں آپ کی موت کی آرزو نہ کرنے لگیں۔ دولت بہرحال وارثوں کو ملتی ہے۔ مرنے سے پہلے خود دے دیں تو یہ بڑی ہمت کی بات ہے اور مردانگی یہی ہے کہ دنیا کو دنیا ہی میں چھوڑ دیں اور صرف اللہ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے ساتھ لے جائیں۔

۴۰...... عمر میں برکت کے ساتھ ساتھ وقت میں برکت کی بھی دعا مانگیں۔ بسا اوقات چھوٹی عمر میں وہ کام کرلیا جاتا ہے جو بڑی عمر والوں کو نصیب نہیں ہوتا اور بسا اوقات بڑی عمر میں وہ کام نہیں ہو پاتا جو چھوٹی عمر والے کرلیتے ہیں۔

۴۱...... کبھی مایوس ہو کر یہ خیال نہ کریں کہ موت آگئی ہے۔ جب سے زندگی ساتھ ہے موت تو اُسی وقت سے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ مختار ہے، چاہے ہم کو بچپن میں اُٹھالے، چاہے جوانی میں، چاہے بڑھاپے میں۔ مرنے کیلئے مریض ہونا بھی ضروری نہیں جب چاہتا ہے جس حالت میں چاہتا ہے اُٹھالیتا ہے۔ مریض رہ جاتے ہیں تندرست وتوانا چلے جاتے ہیں۔ اپنی جان کو اُسی کے حوالے کردیں اور اطمینان سے اپنا کام کرتے جائیں۔

۴۲...... جب کوئی دعا بظاہر قبول نہ ہو تو دل برداشتہ نہ ہوں کیا خبر کہ وہ قبول ہو جاتی تو ہمارے لئے نقصان دہ ہوتی۔ مستقبل کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے' انسان کی نظر محدود ہے تو اس کی آرزوئیں بھی محدود ہیں۔ دعا کے ردّ و قبول کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے اور راضی برضا الٰہی رہنا چاہئے۔ جو دعائیں قبول نہیں ہوئیں اور دعا کرنے والے نے اس پر صبر کیا تو آخرت میں اس کو اس صبر پر جو اجر ملے گا اس کو دیکھ کر وہ کہے گا کہ کاش سب دعائیں قبول نہ ہوئی ہوتیں۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے دعا سے غافل نہ رہیں۔

۴۳...... اپنے گناہوں پر نظر رکھیں مگر اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

☆ وہ گناہ گاروں ہی کیلئے غفور ہے۔

☆ وہ سیاہ کاروں ہی کیلئے رحیم ہے۔

☆ وہ عیب داروں ہی کیلئے ستار ہے۔

جس نے اپنے گناہوں کو بڑا سمجھا' اس نے اس کے کرم کو چھوٹا جانا۔

احساس کے دریچے سے اگر اس کا ایوانِ رحمت نظر نہ آئے تو دعا کیجئے۔ نظر آئے تو سر جھکا لیجئے۔ وہ بے خبر نہیں' باخبر ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ نظر اس کی طرف رہے۔ اس کے کرم کے مقابلے میں ہمارے گناہ کچھ بھی تو نہیں مگر اس کے کرم پر نظر رکھ کر گناہوں پر اصرار نہ کریں کہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے، گناہوں پر نادم رہیں کہ ندامت ہی توبہ ہے۔

۴۴...... انسان اپنے ماحول سے بہت متاثر ہوتا ہے اور انسان ہی کیا شجر و حجر متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسا دوست اور رفیق انتخاب کریں جس کی صحبت سے نیک کاموں میں رغبت ہو اور برے کاموں سے بیزاری۔ ایسا دوست میسر نہ آئے تو تنہائی بہتر ہے۔ اس دنیا میں انسان کو صحبت ہی بناتی ہے اور صحبت ہی بگاڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ سچوں کے ساتھ رہو۔

۴۵...... زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جس کیلئے اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہ ہو۔ ہر لمحہ کیلئے ایک حکم ہے۔ کامیاب وہی ہے جو اس کے احکام پر چلتا ہے' ہر کام حکم کے مطابق کرتا ہے اور خود کو اس کی رضا و مشیت میں ڈھال لیتا ہے کوئی کام اس کی منشاء کے خلاف نہیں کرتا اور ہر لمحہ باخبر رہتا ہے۔

۴۶...... دولت رحمت نہیں' آزمائش ہے۔ رحمت سمجھ کر اس کی آرزو کرنی چاہئے۔ اگر اس کو نیک کاموں میں صَرف کیا جائے تو رحمت ہے ورنہ زحمت ہی زحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنی دولت دے جو سرکش نہ بنائے تو اس کا شکر ادا کریں اور مزید کی آرزو نہ کریں ہاں اس کے کرم کے ضرور آرزومند رہیں۔

۴۷...... اس عزت کی تلاش میں رہیں جو باقی رہنے والی ہے۔ جو عزت‘ دولت یا عہدے کی وجہ سے ملے اس کو اپنی عزت نہ سمجھیں کہ وہ غیر کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے‘ جب وہ غیر نہ رہے گا یہ عزت بھی نہ رہے گی۔ عزت وہی ہے جو جدا نہ ہو سکے اور ایسی عزت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

۴۸...... کوئی کسی بھی سلسلۂ طریقت سے منسلک ہو اس کو اپنا بھائی تصور کریں‘ غیر نہ سمجھیں۔ یہ روحانی سلسلے ہیں‘ اس لئے کہ اللہ کے بندوں کو محبت کے بندھنوں میں باندھ دیا جائے‘ اس لئے نہیں کہ اللہ کی مخلوق کو گروہوں اور طبقوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ان کا واحد مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ کرم سے وابستہ کر کے اللہ تک پہنچا دیا جائے۔ یہ مقصد سامنے رکھیں۔ اس سے غافل نہ ہوں۔ تمام برادرانِ طریقت سے محبت کریں۔ خانقاہی عصبیت سے دُور رہیں۔ اہل سلسلہ کو اپنا بھائی سمجھیں‘ ان کی مدد کریں۔

۴۹...... اپنے سلسلے کی کوئی علامت یا امتیاز نہ رکھیں‘ سب سے بڑا امتیاز اتباعِ سنت نبوی ہے اور بس۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نشست و برخاست میں اور لباس و طعام میں امتیاز کو ناپسند فرمایا۔ جس چیز کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناپسند فرمائیں اس کو اپنے لئے پسند کرنا تقاضائے محبت کے خلاف ہے۔

۵۰...... جب آپ کا ظاہر شریعت کے مطابق ہو تو باطن بھی شریعت کے موافق رکھیں۔ احتیاط سے قدم رکھیں اور کوئی کام شریعت کے خلاف نہ کریں کیونکہ لوگ آپ کو شریعت کا امین سمجھتے ہیں اور اسلام کا علمبردار۔ وہ آپ سے بڑی توقعات رکھتے ہیں‘ اس کو غنیمت جانئے اور کوئی خلافِ شرع قدم نہ اُٹھائیے کیونکہ آپ کو خلافِ توقع دیکھ کر لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ بزرگی اظہارِ عجائبات کا نام نہیں‘ اتباعِ سنت کا نام ہے اس میں کمال پیدا کیجئے۔

۵۱...... اگر آپ عالم ہیں اور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں تو اپنی مجلس میں کافر و مشرک سب کو آنے دیجئے اور یہ خیال کیجئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اوّلین مجالس میں یہی سب آتے تھے۔ آپ نے اپنے حسنِ خلق سے ان کو گرویدہ بنایا اور ان میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ سب کے سب اسلام کے سچے خدمت گار اور آپ کے جانثار ہو گئے۔ ہاں اگر آپ عالمِ دین نہیں تو کسی بے دین کے ساتھ دینی بحث میں نہ اُلجھیں اور کسی پریشان خیال کے ساتھ دوستی نہ رکھیں‘ نہ اس کی مجالس میں بیٹھیں کہ فکرِ صحیح زندگی کی سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کی حفاظت ضروری ہے۔

۵۲...... اپنے اوقات کو کام میں لائیں اور ضائع ہونے نہ دیں‘ وقت ایک بڑی دولت ہے‘ یہ کام آ گئی تو نعمت ہے ورنہ زحمت ہی زحمت ہے۔

۵۳...... اللہ تعالیٰ بلندیاں اور ترقیاں عطا فرمائے تو شکر ادا کریں اور عاجزی اختیار کریں' نعمت پر مغرور نہ ہوں۔ امیروں اوروزیروں کی صحبت سے بچیں، غریبوں کی صحبت اختیار کریں کہ غریبوں سے حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محبت فرمائی ہے خودنمائی اورخود پسندی سے بچیں۔

۵۴...... نیکیوں کے ساتھ محبت رکھیں کسی آزاد خیال یا بدعقیدہ سے تعلق نہ رکھیں اور کوئی ایسی کتاب یا تحریر نہ پڑھیں جس سے شکوک وشبہات پیدا ہوں۔ جس طرح صحتِ جسمانی کیلئے پرہیز ضروری ہے اسی طرح صحتِ روحانی کیلئے بھی پرہیز ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اوراپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی سچی محبت عطا فرمائے اور صراطِ مستقیم پر چلائے۔ آمین اللھم آمین (شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ: مطبوعہ ادارہ مسعودیہ' کراچی' ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء)

۵۵...... ایسی صحبت سے بچیں جو آپ کو دوسروں سے بدگمان کر کے ان کے فکر میں مبتلا کردے۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مبارک ہے جو اپنے عیبوں کی تلاش میں ایسا منہمک ہوا کہ دوسرے لوگوں کے عیبوں کی طرف متوجہ نہ ہوسکا۔

۵۶...... 'دست بکار و دل بیار' پر عمل رکھیں۔ دل کی حفاظت کریں۔ شکوہ شکایت اور رنج ومحن کے خس وخاشاک سے اسکو پاک رکھیں۔

۵۷...... عادتِ الٰہی ہے کہ مصائب وآلام کے ذریعے بھی نوازتا ہے اس لئے مصائب وآلام کو بھی عنایاتِ الٰہی سمجھیں اور ہرلمحہ اس کے کرم کے اُمیدوار رہیں۔

۵۸...... ترقیوں کا دارومدار بھروسہ اور اعتماد پر ہے۔ مولیٰ تعالیٰ پر جتنا قوی بھروسہ اور اعتماد ہوگا اتنا ہی ترقیوں سے نوازا جائے گا اور جتنا دل ڈانواں ڈول ہوگا ترقیوں کی راہیں مسدود ہوتی جائیں گی۔

۵۹...... دنیا والے دنیا کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ دین دار جنت کے طلبگار رہتے ہیں۔ دوزخی عذاب کے کاموں میں لگے رہتے ہیں لیکن مبارک ہے جو اپنے مولیٰ کے خیال میں مگن ہو۔

۶۰...... کمالِ عشق کا ثمرہ یہ ہے کہ عاشق کیلئے معشوق کی وفا وجفا' کرم وستم' محبت ونفرت برابر ہوں۔ ان میں فرق وامتیاز تقاضائے محبت کے منافی ہے۔ عاشق کی نظر تو معشوق پر رہنی چاہئے۔ جس نے جفا و وفا میں فرق وامتیاز کیا محبت کی لذت سے ناآشنا ہے۔

۶۱...... ہر پھل پر جب تک دو کیفیتیں طاری نہیں ہوتیں پختہ نہیں ہوتا۔ اس کو سایہ بھی چاہئے اور دھوپ بھی۔ بے شک عسر کے بعد یُسر ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا، سختیوں میں جینا سیکھو ورنہ خام رہ جاؤ گے۔

۶۲...... جب محنت نہیں ہوسکتی تو وہ تعالیٰ بغیر محنت عطا فرماتا ہے۔ شیر خوار بچہ شکم مادر سے اپنی غذا پاتا ہے لیکن جب بڑا ہوتا ہے اور محنت کرسکتا ہے تو عطائے ربانی کا رنگ بھی بدل جاتا ہے اور بغیر محنت وسعی نہیں دیا جاتا۔

۶۳...... عارفِ کامل کی نشانی یہ ہے کہ دنیا میں بہرا، گونگا اور اندھا ہو۔ رضائے الٰہی کے بغیر نہ وہ کوئی بات سنے، نہ کوئی بولے اور نہ کوئی چیز دیکھے۔ اُس کا سننا، بولنا اور دیکھنا محض اللہ کیلئے ہو۔

۶۴...... تمام اُمورِ خیر کی بنیاد بھوکے رہنے، دل کو یادِ الٰہی میں مصروف رکھنے اور فضول باتوں کو ترک کر دینے پر ہے۔ جس انسان میں یہ تینوں باتیں جمع ہو جائیں وہ گویا قلعہ بند ہو گیا۔

۶۵...... جتنا وقت خدا کی یاد میں گزرے اُسکو اسلام سمجھیں اور جو وقت خدا کی یاد سے غفلت میں گزرے اُس کو اعتباراً کفر سمجھیں۔

۶۶...... ہماری حالت یہ ہے کہ صبح مسلمانوں کی مانند اُٹھتے ہیں، دن بھر گناہوں میں مصروف رہتے ہیں رات کو پھر مسلمان ہو جاتے ہیں۔

۶۷...... اصل کام عادت کو تبدیل کر کے نیک کاموں میں مشغول ہونا ہے۔ اگر وضو نہیں ہوگا تو نماز دُرست نہ ہوگی، عادت دُرست نہ ہوگی تو نیکیاں بھی ضائع ہو سکتی ہیں۔

۶۸...... بلند ہمتی یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے صرفِ نظر کر کے اپنی ہمت کی پرواز کا رُخ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کی طرف کر لے۔

۶۹...... خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھو تا کہ وہ تمہیں اس طرح بلند مرتبے عطا کرے جس طرح تمہیں بچپن سے پروان چڑھا کر جوان کیا۔

۷۰...... جو لوگ خدا تعالیٰ کو اپنے سے دُور سمجھتے ہیں وہ بے ادب اور احکامِ خداوندی کے مخالف ہیں۔ سب سے زیادہ محروم وہی ہے جو خدا تعالیٰ کو اپنے ساتھ نہیں سمجھتا۔

۷۱...... وصل کیلئے جسمانی قربت ضروری نہیں، دل وابستہ نہ ہو تو قریب بھی دُور ہے اور اگر وابستہ ہو تو دور بھی قریب ہے۔

۷۲...... جو شخص سنت کی پیروی کرے اس کو کسی نہ کسی چیز میں اختصاص نصیب ہوتا ہے اور وہ اپنی صفت پر کمال و مہارت حاصل کر کے شہرۂ آفاق ہو جاتا ہے۔ (فقیرانہ نصائح بنام برادران و فرزندانِ طریقت، محررہ ۶/شوال المکرم ۱۴۰۹ھ ٹھٹھہ، سندھ)

﴿ وما علینا الا البلاغ ﴾

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے طالب علم مشتاق احمد قادری
ابن علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے نام ایک خط

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ وابقاکم مع العافیۃ — تاریخ: ۲/۲۷ فروری ۱۹۹۴ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۴ء نظرنواز ہوا۔ فقیر کیلئے پڑھ کر مسرت ہوئی۔ آپ نے جن نیک جذبات کا اظہار فرمایا اس کیلئے فقیر ممنون ہے۔ یہ آپ کا حسن ظن ہے' فقیر کسی لائق نہیں۔ فقیر کیلئے دعا کرتے رہا کریں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو دارین میں اپنی بیکراں نعمتوں سے نوازے اور حضرت والد ماجد مدظلہ العالی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق خیر رفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ نے ملفوظات کیلئے ارشاد فرمایا۔ ایک گنہگار انسان کے کیا ملفوظات! آپ کے ارشاد کی تعمیل میں چند کلمات پیش کر رہا ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھیں، اس نے اپنے کرم سے اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑا، وہ رگ جاں سے قریب اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جاں سے قریب۔ سبحان اللہ!

☆ ہمیشہ خود کو محفوظ تصور کریں، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دو محافظ فرشتے معین فرما دیئے ہیں جو ہر آن اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

☆ عمل سے زندگی کو منور کریں۔

☆ تعمیر سیرت کو تعلیم سے مقدم سمجھیں۔

☆ وقت انمول ہے، اس کو ضائع نہ کریں۔

☆ چوبیس گھنٹوں کو اس طرح تقسیم کرلیں کہ حقوق اللہ، حقوق النفس اور حقوق العباد ادا ہوتے رہیں۔

☆ منظم زندگی بسر کریں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔

☆ غیبت سے بچیں خواہ دشمن ہی کی غیبت کیوں نہ ہو۔

☆ اپنے دشمنوں سے پیار کریں، دوستوں سے تو سب ہی پیار کرتے ہیں۔

☆ بڑائی کے کام کریں مگر بڑائی کی آرزو نہ کریں۔

☆ دنیا کیلئے اتنا جمع کریں جتنی یہاں ضرورت ہے۔ عقبیٰ کیلئے اتنا جمع کریں جتنا وہاں رہنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اور محبوب دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر وقت حاضر و ناظر محسوس کریں کہ قلب و نظر محفوظ رہیں۔

☆ ایسے دوست تلاش کریں جن کی دوستی سے روحانی، اخلاقی اور علمی نفع حاصل ہو، ورنہ تنہائی بہتر ہے۔

☆ سنت سے پیار رکھیں اور سنت ہی کو اپنائیں، اس میں عظمت بھی ہے، قوت بھی ہے، شوکت بھی ہے۔

☆ اشد ضرورت کے وقت بھی قرض نہ لیں، عزیمت پر عمل کریں، اِن شاءاللہ غیب سے عطا ہوگا۔

فقیر کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

فقط والسلام

احقر

محمد مسعود احمد عفی عنہ

تین خاص باتیں

وقوفِ زمانی......اپنے آپ کو ماضی کی غفلتوں اور بھول چوک پر نادم وشرمسار رکھیں۔

وقوفِ عددی......اپنی حالت پر نظر رکھیں اور دیکھیں کہ پہلے والی حالت سے ترقی ہوئی ہے یا نہیں اگر ترقی ہوئی ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں ورنہ شرمسار ہوں اور کوشش جاری رکھیں۔

وقوفِ قلبی......نفس کو پاک کرنے' دل کو صاف کرنے اور روح کو جلا دینے میں ہر روز زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ کوشش کی گئی تو صلہ ضرور عطا فرمائے گا۔ تمام اعمال میں اخلاص پیدا کریں' اخلاص ہی فکر وعمل کی روح ہے۔

اوراد و وظائف

☆ اوّل شب میں عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جائیں۔ بیکار مشاغل میں جاگتے نہ رہیں۔ سوتے وقت استغفار اور توبہ کریں اور اپنے عیبوں اور خامیوں پر غور کریں، آخرت کے عذاب سے ڈریں اور اس وقت کو غنیمت سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ سے عفو و مغفرت کی التجا کریں۔ سو مرتبہ یہ کلمہ شریف دل کی پوری توجہ کے ساتھ پڑھیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سُبْحَانَہٗ ٥

سبحانہ وتعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم رہے گا وراسی سبحانہ وتعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہوں۔

☆ عصر کی نماز کے بعد مندرجہ بالا کلمہ کو سو مرتبہ پڑھے۔ کسی حالت میں ترک نہ کریں۔

☆ نماز چاشت کی اگرچہ زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں مگر دو ہی رکعت پڑھ لیں، یہ بھی غنیمت ہے۔

☆ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی ضرور پڑھیں۔ جو شخص ہر نماز کے بعد یہ آیت کریمہ پڑھتا ہے اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

☆ پنج وقتہ نمازوں میں نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۳ بار اور ایک بار یہ کلمہ شریف پڑھیں تا کہ سو کی تعداد پوری ہو جائے۔

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
یُحْيٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

☆ ہر روز و شب سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سو مرتبہ پڑھیں۔

(ماخوذ از مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۷)

جس حال میں ہوں اللہ کا شکر ادا کریں، شکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری سے گھٹتی ہیں۔ اس کے فضل کو دنیا کے پیمانوں سے نہیں ناپیں۔ وہ اس سے بلند اور بہت بلند ہے۔

☆ .... ☆